سورۃ النور

ماڈیول 10

عنوان

- رکوع نمبر 7،8,9
- آیت نمبر 54-64

ماڈیول کا عمومی جائزہ

- اللہ تعالیٰ کا ایمان والوں سے حکومت کا وعدہ
- نماز، زکوٰۃ اور اطاعت کا حکم
- غلاموں اور بچوں کے اجازت طلب کرنے کا حکم
- بزرگ خواتین کے حجاب کے حکم میں تخفیف
- قریبی رشتہ داروں سے گھریلو تعلقات کی نوعیت
- تنظیمی زندگی کے آداب

سورۃ النور

- نفاق کو چھوڑ کر خلوص سے اطاعت کرو۔ (قرطبیؒ:227/6)
- قرآن وسنت کی پیروی کرو

سورۃ النور

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

" لوگو! میں تمہیں ایسے روشن دین پر چھوڑے جا رہا ہوں جس کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے اس سے وہی شخص گریز کرے گا جسے ہلاک ہونا ہے۔"

(صحیح کتاب السنۃ الالبانی الجزء الاول رقم الحدیث:49)

سورۃ النور

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

”یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا اور مسلمانوں کی ایک جماعت اس دین کی حفاظت کے لیے قیامت تک لڑتی رہے گی۔“

(صحیح مسلم:4953)

سورۃ النور

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”نماز اپنے وقت پر ادا کرنا“ میں نے عرض کیا: اس کے بعد؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”والدین کے ساتھ نیکی کرنا“ میں نے عرض کیا: پھر اس کے بعد؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا“ (سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) کہ میں نے مزید سوال نہیں کیا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طبیعت پر بار نہ ہو۔

(صحیح مسلم:252)

سورۃ النور

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے۔ اول گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔“

(صحیح بخاری:8)

سورة النور

کافروں سے مراد یہاں سب غیر مسلم ہیں
کفار مکہ، عرب کے مشرک قبائل، مدینہ کے یہود و منافقین
یہ سب مل کر اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگا لیں
تب بھی یہ اسلام کی راہ روک نہیں سکتے

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”اکثر لوگ اس آیت پر ایمان نہیں لائے (یعنی اس پر عمل کرنے سے
بے پرواہیں) میں تو اپنی اس چھوٹی سی بچی کو بھی جو سامنے کھڑی ہے حکم
دیتا ہوں کہ ان اوقات میں اذن لے کر آیا کرے۔“

(ابن کثیر، شوکانی)

سورۃ النور

سیدنا عطا بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے دریافت کیا۔ "اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں اپنی ماں کے پاس بھی اجازت لے کر جایا کروں؟ فرمایا: "ہاں" اس نے کہا۔ "میں تو اس کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہتا ہوں۔" فرمایا: "تب بھی اجازت لے کر جایا کرو۔ ماں کو برہنگی کی حالت میں دیکھنا چاہتے ہو؟" اس نے جواب دیا۔ "نہیں۔" فرمایا: "تو اجازت لے کر جایا کرو۔"

(شوکانی)(تفسیر اشرف الحواشی:428/1)

سورۃ النور

قواعد ان عورتوں کو کہا جاتا ہے

- جن کو بڑھاپے کی وجہ سے حیض آنا بند ہو جائے
- انہیں نکاح کی رغبت اور اولاد کی امید نہ رہی ہو
- کوئی مرد بھی ان سے نکاح کی رغبت نہ رکھتا ہو
- یا وہ اتنی بد صورت ہو چکی ہوں کہ کسی کو ان میں رغبت نہ ہو

سورۃ النور

قواعد خواتین کے لیے اپنے چہروں کو ظاہر کرنا جائز ہے کیونکہ
اب ان کے لیے فتنے کا خوف نہیں۔ ظاہری لباس اور چہرے
کے نقاب کی زینت کو لوگوں کو نہ دکھائیں اور نہ زمین پر پاؤں
مار کر چلیں کہ ان کی زینت ظاہر ہو کیونکہ عورت کی مجرد زینت
خواہ پردے ہی میں کیوں نہ ہو اور خواہ اس میں عدم رغبت ہی
کیوں نہ ہو۔ فتنہ کی باعث ہے اور دیکھنے والے کو گناہ میں
مبتلا کر سکتی ہے۔

(تفسیر سعدی:2/1842,1843)

سورة النور

قواعد عورتیں چادر اور نقاب اتار سکتی ہیں بشرطیکہ سر پر موٹا دوپٹہ اور آرائش
دکھانا مقصود نہ ہو۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بناؤ سنگار کے بارے
میں پوچھا گیا تو فرمایا عورتو! تم سب کا حال ایک سا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے
لیے آرائش حلال فرمادی ہے لیکن کسی پر ظاہر نہ ہو یعنی غیر مردوں کی نگاہوں
میں جچنے کے لیے نہ ہو۔
(ابن ابی حاتم)

اگر بوڑھی عورتیں بھی پردے میں رہیں
تو ان کے حق میں اچھا ہے

(مختصر ابن کثیر: 1348/2)

سورة النور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

”تم سب مل کر کھانا کھاؤ، اور الگ الگ ہو کر مت کھاؤ،
اس لیے کہ برکت سب کے ساتھ مل کر کھانے میں ہے۔“

(ابن ماجہ: 3287)

سورۃ النور

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کو کفایت کرتا ہے اور تین آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کو کفایت کرتا ہے۔“

(صحیح بخاری:5392)

سورة النور

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”جب اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان سے کہا، جاؤ اور ان فرشتوں کو جو بیٹھے ہوئے ہیں، سلام کرو اور سنو کہ وہ تمہارے سلام کا کیا جواب دیتے ہیں، کیونکہ وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا۔ پس سیدنا آدم علیہ السلام نے (جا کر) کہا، ”السلام علیکم“ تو انہوں نے کہا ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ“ پس انہوں نے ”ورحمۃ اللہ“ کا اضافہ کر دیا۔“

(صحیح بخاری: 6227)

سیدنا ابوداؤد سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا ”السلام علیکم“ آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا، پھر وہ شخص بیٹھ گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”(اس کے لیے) دس (نیکیاں) ہیں۔“ پھر ایک دوسرا آدمی آیا اور اس نے کہا ”السلام علیکم ورحمتہ اللہ۔“ آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا، پھر وہ بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”(اس کے لیے) بیس (نیکیاں) ہیں۔“ پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے کہا ”السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔“ آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا، پس وہ بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”(اس کے لیے) تیس (نیکیاں) ہیں۔“

(ابوداؤد: 5195)

سورۃ النور

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
”تم جنت میں نہیں جاؤ گے، یہاں تک کہ ایمان لاؤ اور تم مومن نہیں
ہو گے، یہاں تک کہ ایک دوسرے سے محبت کرو، کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ
بتلاؤں کہ جب تم اسے اختیار کرو گے تو آپس میں محبت کرنے لگو گے؟
(وہ یہ ہے کہ) تم آپس میں سلام کو عام کرو۔“

(صحیح مسلم:54)

نبی ﷺ نے فرمایا:

”جس نے کوئی ایسا کام کیا جو ہمارے طریقے
کے خلاف ہے وہ رد کر دیا جائے گا۔“

(بخاری، مسلم)